حافظ نذر احمد صاحب ایم اے معتمد مجلس تعلیمات پاکستان

ہمارے سرکاری نظامِ تعلیم میں قرآنِ مجید

ہمارے سرکاری نظامِ تعلیم میں قرآنِ مجید کا کتنا حصہ ہے۔؟ حافظ صاحب نے نہایت تحقیق اور کاوش سے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ دین اور مبادیات دین سے ہمارے نظامِ تعلیم میں جتنی بے اعتنائی ہو رہی ہے اس کا نتیجہ نئی پود کی بے راہ روی، فکری انتشار، اور بیرونی نظریات کی رو میں بہہ جانے اور پورے معاشرہ کی بربادی کی شکل میں ہمارے سامنے ہے اگر گندم سے گندم اور جَو سے جَو برآمد ہوتا ہے۔ تو اس سے زیادہ واضح حقیقت یہ ہے کہ موجودہ سرکاری نظام اور طرزِ تعلیم ہی موجودہ تمام خرابیوں کو جنم دے رہا ہے اگر اسکی کوکھ سے سوشلزم نہ نکلتا تو موجبِ حسرت ہوتا۔ کچھ توقعات نئی تعلیمی پالیسی سے وابستہ ہوگئی تھیں، مگر اس کے ساتھ سرد مہری اور لطائف و حیل کا جو سلسلہ چل نکلا ہے اس نے امید کو مایوسی میں بدل دیا ہے۔ "ادارہ"

اس نظامِ تعلیم اور اس کے انتظامات پر ہم قدرے تفصیل سے بحث کرنا چاہتے ہیں، چونکہ طلبا کی اکثریت یہیں زیرِ تدریس ہے۔

(الف) ناظرہ کلام اللہ | ابتدائی سکولوں کی تیسری جماعت میں قرآنی قاعدہ پڑھایا جاتا ہے۔ چوتھی اور پانچویں جماعتوں میں باقی کلامِ پاک کی ناظرہ خوانی داخلِ نصاب کی گئی ہے۔ (جبکہ مساجد اور مکاتب میں یہ کام صرف سال دو سال میں مکمل ہو جاتا ہے۔) لیکن یہ سب کچھ محکمہ تعلیم کے گشتی مراسلوں اور کاغذی سکیموں کی حد تک ہے۔ عملاً شاید ہزار میں سے دو چار سکولوں میں ہی مکمل ناظرہ خوانی کا انتظام ہوگا۔ اس لئے کہ نہ کہیں ناظرہ پڑھانے کیلئے تربیت یافتہ حفاظ و قراء کا انتظام ہوا ہے، نہ آئندہ تربیت کیلئے ہی کوئی انتظام کیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ انتہائی نازک کام دوسرے مضامین کی طرح تربیت یافتہ اساتذہ کے بغیر ممکن نہیں۔

(ب) حفظِ قرآن | ابتدائی مدارس کی جماعت چہارم و پنجم میں آخری دس مختصر صورتیں اور ہائی سکول کی جماعت ششم میں صرف نو آیات حفظ کرنا نصاب کا حصہ ہے۔ گویا کلام اللہ کی تقریباً ساڑھے چھ ہزار

آیات میں سے تیس یا بتیس آیات اوّل سے آخر تک یاد کرانا نصاب میں شامل ہے۔

(ج) ترجمہ کلام اللہ | ابتدائی مدارس کی کسی جماعت میں کسی ایک آیت کا ترجمہ بھی شاملِ نصاب نہیں۔ وسطانی (مڈل کلاسز) میں آخری پارہ کی دس مختصر سورتوں کا اور سورۃ البقرہ کی چار آیات کا ترجمہ نصاب میں شامل ہے۔ جماعت نہم دہم میں اگر کوئی طالب علم اختیاری اسلامیات کا پرچہ لے تو ۲۲ آخری مختصر سورتوں کا ترجمہ پڑھ لیتا ہے۔ ورنہ صرف پندرہ سورتوں کا ترجمہ رہ جاتا ہے، جن میں سے دس کا ترجمہ وہ پہلے ہی چھٹی ساتویں جماعتوں میں پڑھ چکا ہے۔

نصاب سازی میں منصوبہ بندی کی یہ کیفیت دانشوروں کے لئے خاص طور پر توجہ کے لائق ہے۔

(د) تفسیر کلام اللہ | انٹرمیڈیٹ میں اگر کوئی طالب علم اسلامیات کا مضمون اختیار کرے تو نصف سورۂ بقرہ کی تفسیر پڑھ سکتا ہے۔ وہ بھی صرف آرٹس کا طالب علم، کیونکہ سائنس کے طلبا اسلامیات پڑھ ہی نہیں سکتے۔ نصف سورۂ بقرہ بھی لاہور بورڈ میں ہے، پشاور بورڈ، حیدرآباد اور کراچی بورڈ میں صرف سات رکوع کی تفسیر شاملِ نصاب ہے۔ بی اے میں اگر کوئی طالب علم اسلامیات کا مضمون اختیار کرے تو پشاور یونیورسٹی میں سورہ بنی اسرائیل اور آخری پارہ کا آخری ربع شاملِ نصاب ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں سورۂ محمدؐ، سورہ فتح اور الحجرات یا ان کی جگہ سورۃ النساء داخلِ نصاب ہے۔ کراچی یونیورسٹی اور سندھ یونیورسٹی میں آخری پارہ کی آخری مختصر ۲۲ سورتوں کی تفسیر نصاب کا حصہ ہیں۔

یونیورسٹی کے آخری مرحلہ پر (جو طلبہ ایم اے علوم اسلامی کرنا چاہیں) ان کے نصاب میں تاریخ ادب تفسیر اور اصولِ تفسیر کے علاوہ ترجمہ وتفسیر قرآن کا نصاب مندرجہ ذیل ہے:

پنجاب یونیورسٹی میں	سورۃ المائدہ تا سورۃ التوبہ۔
کراچی یونیورسٹی میں	سورۃ البقرہ اور سورۃ بنی اسرائیل۔
پشاور یونیورسٹی میں	سورۃ البقرہ کے صرف نو رکوع

(جو وہ ایف اے میں پڑھ چکا ہوتا ہے۔)

سندھ یونیورسٹی میں —— کسی آیت کا ترجمہ وتفسیر بھی شاملِ نصاب نہیں۔

فنی اور پیشہ وارانہ تعلیم میں قرآن کا حصہ | عمومی نظامِ تعلیم کے علاوہ پاکستان میں فنی، تربیتی اور پیشہ وارانہ تعلیم کے متعدد سکول، کالج، انسٹیٹیوٹ، اکیڈمیاں بورڈ اور یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ صرف مغربی پاکستان کے اعداد وشمار یہ ہیں:

ایک ایک انجینئرنگ یونیورسٹی، زرعی یونیورسٹی، اور ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ۔ میڈیکل کالج، ہومیوپیتھک

کالج اور طبیہ کالج ۱۹

انجینئرنگ کالج	۳	کمرشل انسٹیٹیوٹس	۲۴
پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹس	۲۲	ووکیشنل سنٹرز	۳۲
لار کالج	۸	کامرس کالج	۸
ٹیچرز ٹریننگ کالج	۹		

ان کے علاوہ زرعی کالج، فاریسٹ کالج، امراضِ دندان کا کالج، طب حیوانات کالج، نیشنل کالج آف آرٹس، جسمانی تربیت کے کالج، افسران انتظامیہ کی تربیتی اکیڈیمیاں، اور بری، بحری فضائی افواج کے تربیتی ادارے بھی موجود ہیں۔

مندرجہ بالا (۱۳۱) اداروں میں زیرِ تدریس اور زیرِ تربیت طلباء کی مجموعی تعداد پچاس ہزار کے قریب ہے۔ لیکن سوائے ایک انجینئرنگ یونیورسٹی کے (جہاں سورۃ فاتحہ کی تفسیر شاملِ نصاب ہے) اور کہیں کلام اللہ کا کوئی حصہ کسی صورت میں نصاب میں شامل نہیں۔

یورپین ٹائپ سکولوں میں تعلیم قرآن آخر میں ہم یورپین (اردو ذریعہ تعلیم والے) سکولوں میں تعلیمِ قرآن کے انتظامات کے بارہ میں چند کلمات لکھنا چاہتے ہیں۔

بدیشی آقاؤں کے رخصت ہوجانے پر، اور ایک آزاد ریاست کے معرضِ وجود میں آجانے کے بعد، غیر ملکی انداز کی ان مخصوص درسگاہوں کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں۔ ملک کا محب وطن حساس طبقہ اس صورتِ حال پر مسلسل احتجاج کر رہا ہے۔ لیکن جس شدت سے احتجاج ہو رہا ہے، اسی تیزی سے ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کا اندازہ مندرجہ ذیل گوشواروں سے ہو سکتا ہے۔

۱۹۵۷ء میں

	سکول	طلبا	اساتذہ
پشاور ریجن	۳	۴۹۰	۲۷
لاہور "	۱۷	۶۳۰۳	۲۹۱
حیدر آباد "	۵	۱۳۸۴	۶۵
کوئٹہ "	۳	۱۰۴۱	۵۰
	۲۸	۹۲۱۸	۴۳۳

سنہ ۱۹۶۱ء میں

	سکول	طلباء	اساتذہ
پشاور ریجن	۱۰	۳۱۴۳	۱۷۱
لاہور 〃	۶۳	۷۴۷۲	۳۷۰
حیدرآباد 〃	۶	۳۱۰۱	۱۲۶
کوئٹہ 〃	۵	۱۶۴۶	۶۹
	۸۴	۱۵۳۶۲	۷۳۶

سنہ ۱۹۶۶ء میں

	سکول	طلباء	اساتذہ
پشاور ریجن	۱۵	۵۷۷۰	۳۰۰
راولپنڈی 〃	۲۲	۷۵۹۵	۲۶۸
لاہور 〃	۲۶	۹۳۵۵	۴۴۵
حیدرآباد 〃	۱۶	۸۳۸۱	۲۵۸
کوئٹہ 〃	۳	۱۷۵۷	۶۹
کراچی 〃	۱۰	۴۹۷۲	۲۱۹
	۹۲	۳۷۸۳۰	۱۵۵۹

گویا دس سال میں سکولوں کی تعداد ۲۸ سے ۹۲ ہوگئی۔ اور طلباء ۹۲۱۸ سے ۳۷۸۳۰ تک پہنچ گئے۔

ان یورپین ٹائپ سکولوں میں اکثریت مسیحی مشنری اداروں کی ہے، یہاں کلام اللہ کی تعلیم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بے بسی ملاحظہ ہو کہ ان سکولوں کو تدریس اسلامیات کے لئے ایک ایک کمرہ بنانے کا خرچہ سرکاری خزانہ سے دیا گیا ہے اور معلم اسلامیات کی تنخواہ بھی۔ اب ان سکولوں میں یہ کمرے کس کام آرہے ہیں اور اساتذہ اسلامیات عملاً کس حد تک اسلامیات پڑھا رہے ہیں، یہاں اسکی تفصیل کا مقام نہیں۔

میٹرک کی تیاری کرانے والے سکولوں میں اگر نصاب کی حد تک بدرجہ مجبوری کوئی انتظام ہو بھی تو جونیئر کیمرج اور سینئر کیمرج کی تیاری کرنے والے اداروں کے نصاب میں کلام اللہ کا ایک لفظ بھی داخل نہیں۔

(بشکریہ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر)